بسم اللہ الرحمان الرحیم

جماعت احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر ایک الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کو انگریز نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے خود کھڑا کیا ہے۔

مخالفین کا یہ الزام کوئی نیا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ان کی جماعتوں پر لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے انکار کرنے والوں نے بھی آپ پر اس قسم کا الزام لگایا۔ چنانچہ فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ نِ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ (الفرقان:۵)

کافر لوگ کہتے ہیں کہ محمدؐ نے یہ جھوٹ بنالیا ہے اور اس معاملہ میں اس کے پیچھے کوئی دوسری قوم ہے جو اس کی مدد کر رہی ہے۔

**الزام کی وجہ:۔** حضرت بانی جماعت احمدیہ پر یہ الزام دو وجوہات کی بناء پر لگایا جاتا ہے۔(۱) حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے انگریز کی بہت زیادہ تعریف کی ہے۔(۲) حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خود تسلیم کیا ہے کہ جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔

**انگریز کی تعریف کا پس منظر:۔** حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کے عدل وانصاف کی تعریف کی ہے جس کا پس منظر یہ ہے کہ انگریز حکومت کے قیام سے قبل پنجاب میں سکھوں کی طرف سے مسلمانوں پر بے انتہاء مظالم توڑے جارہے تھے ان کے تمام مذہبی حقوق سلب کر لئے گئے تھے۔ مسلمان عورتوں کی عزتیں غیر محفوظ تھیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے تلسی رام لکھتے ہیں:۔

''مسلمانوں سے سکھوں کی بڑی دشمنی تھی۔ اذان یعنی بانگ بآواز بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ مسجدوں کو اپنے تحت لے کر ان میں گرنتھ پڑھنا شروع کرتے اور اس کا نام موت کا کڑا رکھتے تھے۔'' (شیر پنجاب از تلسی رام مطبوعہ 1872ء)

انگریز حکومت کے آنے کے بعد مسلمانوں کو مذہبی آزادی ملی اور معاشرتی مسائل حل ہوئے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کے مسلمانوں پر اس احسان اور اس کے عدل وانصاف قائم کرنے کی بناء پر اس کی تعریف کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''پس سنو! اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کے رو



سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔''

(کشتی نوح حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۷۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

''میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا۔'' (کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۳۴۰)

## غیر مسلم عادل حکومت کی تعریف کا جواز

رسول کریم ﷺ نے بھی غیر مسلم عادل بادشاہوں کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے بارہ میں اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''تم لوگ حبشہ چلے جاؤ کیونکہ وہاں ایسا بادشاہ ہے جو کسی پر ظلم نہیں کرتا وہ ارض حق یعنی سچائی والی زمین ہے'' (سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل ص ۳۲۱)

شیعہ عالم علی الحائری لکھتے ہیں:۔ ''پیغمبر اسلام نے نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان فرمایا''

(موعظہ تحریف قرآن ص ۶۷۔ از علی الحائری مطبوعہ ۱۹۳۲ء)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے ہی انگریز حکومت کے عدل وانصاف کی تعریف نہیں کی بلکہ دیگر مذہبی اور سیاسی راہنماؤں نے بھی انگریز کی تعریف کی۔

شاعر مشرق علامہ اقبال نے ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر ایک مرثیہ میں لکھا:۔

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کے لئے ۔۔۔ اقبال اڑ کے خاک سر راہ گزر ہو

صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا ۔۔۔ دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے

کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے ۔۔۔ اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے

(باقیات اقبال مرتبہ سید عبدالواحد ایم۔ اے ص ۷۵۔۷۶ شائع کردہ آئینہ ادب انار کلی لاہور بار دوئم)

شمس العلماء مولوی نذیر احمد دہلوی لکھتے ہیں:۔

''خدا کی بے انتہاء مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ آئے''

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی ص ۴۔۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

اہلحدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:۔

''اس امن وآزادیٔ عام وحسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنت کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں'' (اشاعۃ السنہ۔ جلد ۶ نمبر ۱۰ ص ۲۹۳)

مجلس احرار کے لیڈر مولانا ظفر علی خان لکھتے ہیں:۔

''اگر کوئی بد بخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان، مسلمان نہیں'' (اخبار زمیندار لاہور۔ ۱۱ نومبر ۱۹۱۴ء)

## جماعت احمدیہ کے مخالفین پر انگریز کی عنایات

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مخالف علماء حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ تسلیم کر کے انگریز کے مذہب کی بھی تائید کرتے رہے اور انگریز نے انہیں خوب نوازا اور جاگیریں عطا کیں۔

اہلحدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی اور انگریز:۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو انگریز کی طرف سے چار مربعہ زمین الاٹ ہوئی۔ چنانچہ مولوی مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں:۔

''ہندوستان کی جماعت اہلحدیث ۔۔۔۔۔ کے سرکردہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا ۔۔۔۔۔ جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا ۔۔۔۔۔ اس کے معاوضہ میں سرکار انگریز سے انہیں جاگیر بھی ملی تھی''

(ہندوستان کی پہلی تاریخ از مولوی مسعود عالم ندوی ص ۲۹)

مولوی محمد حسین بٹالوی خود لکھتے ہیں:۔''اراضی جو خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ سے مجھ کو دلوائی چار مربعے ہے'' (اشاعۃ السنہ۔ جلد نمبر ۱۹۔ ص ۱)

دیوبندی درس گاہ ندوۃ العلماء اور انگریز:۔ دیوبندی فرقہ کے ندوۃ العلماء کی بنیاد انگریز ہی نے رکھی چنانچہ ان کا اپنا رسالہ ''ندوۃ'' لکھتا ہے۔

''His honourable lieutenant general bhadar ممالک متحدہ نے منظور فرمایا تھا کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھیں۔ یہ تقریب ۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو عمل میں آئی''

(الندوۃ۔ لکھنؤ۔ جلد ۵۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ ص ۲)

پھر لکھا ''یہ ایک مشہور درسگاہ ایک انگریز کی مرہون منت ہے''

(الندوۃ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ جلد ۵ نمبر ۱۱۔ ص ۷)

اس درسگاہ سے تیار ہونے والے علماء کے بارے میں لکھا:۔

''علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکات حکومت سے واقف ہوں۔ اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں''

(الندوۃ۔ جولائی ۱۹۰۸ء۔ جلد ۵۔ ص ۱)



جماعت احمدیہ پر خود کاشتہ پودا کا الزام لگانے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے کیا سلوک کیا اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

بریلوی انگریز کا خود کاشتہ پودا:۔ رسالہ ''چٹان'' لاہور نے بریلویوں کے متعلق لکھا کہ:۔''انگریزوں کے اولوالامر ہونے کا اعلان کیا اور فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالسلام ہے انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا''

(چٹان لاہور۔ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

اہلحدیث انگریز کا خود کاشتہ پودا:۔ ایڈیٹر رسالہ ''طوفان'' نے لکھا:۔

''انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا (اہلحدیث جسے وہابی تحریک یا نجدیت بھی کہتے ہیں) ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے پروان چڑھایا'' (پندرہ روزہ طوفان ۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

احرار انگریز کا خود کاشتہ پودا:۔ مولوی ظفر علی خان صاحب مدیر روزنامہ زمیندار لاہور نے لکھا:۔''آج مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں احرار کی غلط روش پر دوسرے مسلمانوں کی طرف سے اعتراض ہونے پر انگریزی حکومت احرار کی سپر بن رہی ہے۔ اور حکومت کے اعلیٰ افسر حکم دیتے ہیں کہ احرار کی مجلسوں میں گڑبڑ پیدا نہ کی جائے تو کیا اس بدیہی الانتاج منطقی شکل سے یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ مجلس احرار حکومت کا خود کاشتہ پودا ہے۔'' (روزنامہ زمیندار لاہور ۳۱ اگست ۱۹۳۵ء)

## خود کاشتہ پودا کے الزام کی حقیقت

جماعت احمدیہ کے انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کے الزام کا بودہ پن تو اسی بات سے ظاہر ہے کہ انگریز کے زمانہ میں مرزا صاحب کے مخالف علماء دشمنی اور عناد کی راہ سے آپ پر یہ الزام لگاتے تھے کہ آپ انگریز کے بدخواہ اور دشمن ہیں اور ان سے مہدی سوڈانی کی طرح بغاوت کا خطرہ ہے۔ آج انہیں علماء کے جانشین دشمنی میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کا الزام لگا رہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں الزام ہی بے سروپا ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کو اپنی تحریرات میں انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ واضح ہو کہ آپ نے اپنی تحریرات میں جماعت احمدیہ کو کبھی بھی انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار نہیں دیا۔ بلکہ یہ الفاظ اپنے خاندان کی نسبت تحریر فرمائے ہیں۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ مخالف علماء کی طرف سے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف انگریز حکومت کو خفیہ اور اعلانیہ بھی یہ رپورٹس پیش کی جا رہی تھیں کہ یہ شخص امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے لئے مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوگا۔ چنانچہ مولوی محمد

حسین بٹالوی نے لکھا:۔

''گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پرحذر رہنا ضروری ہے ورنہ اس مہدی قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا''(اشاعۃ السنہ جلد نمبر۱۶ نمبر۶ حاشیہ صفحہ ۱۶۸)

مخالف علماء کی ان غلط اور بے بنیاد باتوں کی تردید کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ نے تحریر فرمایا کہ:۔

''بعض حاسد بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ ان کے ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سر لیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیرخواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کریں۔۔۔۔۔۔یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے''(کتاب البریہ ۔روحانی خزائن جلد۱۳ص ۳۴۹۔۳۵۰)

اس تحریر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے خاندان کی خدمات کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے انگریزوں کی سکھوں کے خلاف اور بعض دوسری لڑائیوں میں کی تھیں۔حضرت بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے بعد آپ کے خاندان کو آپ سے یہ شکوہ تھا کہ ایک طرف تو آپ مہدی ہونے کا دعویٰ کرکے ہمیں مذہبی لحاظ سے دنیا میں ذلیل کروا رہے ہیں۔جب کہ ہم آپ کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کرتے اور دوسری طرف مخالفین کی رپورٹوں کی وجہ سے ہم حکومت کی نگاہ میں مشکوک اور مشتبہ ہوتے جا رہے ہیں۔اس پس منظر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے خاندان کے لئے خود کاشتہ پودا کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جن کا



جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔

## جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔۔۔۔۔اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔۔۔۔۔پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔۔۔۔۔خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۴۹۔۵۰)

## حضرت بانی جماعت احمدیہ سے انگریز کا سلوک

اگر بانی جماعت احمدیہ کو انگریز نے کھڑا کیا ہوتا تو لازماً انگریز آپ کی مدد کرتے آپ کو نوازا جاتا لیکن اس کے برخلاف بانی جماعت احمدیہ کے خاندان کی ساری جاگیریں سوائے دو گاؤں کے ضبط کر لی گئیں اور آپ کے بھائیوں کے لئے سات سو روپے کی پینشن مقرر کر دی گئی۔

(Chief of Families of Not in Punjab Lahore Vol.2 p.85)

بعد ازاں یہ پینشن بھی بند کر دی گئی۔

علاوہ ازیں حضرت بانی جماعت احمدیہ پر انگریز دور حکومت میں محکمہ ڈاک کی طرف سے مقدمہ بنایا گیا۔عیسائی پادری مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت بانی جماعت احمدیہ پر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا۔جس میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دیگر مسلمانوں نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف پادریوں کا ساتھ دیا۔اس کیس میں امرتسر کے ڈی سی نے آپ کے خلاف وارنٹ گرفتاری بھی جاری کئے۔آپ کے خلاف قائم کئے گئے بعض مقدمات کے سلسلہ میں متعدد بار آپ کے گھر کی تلاشی لے کر آپ کو پریشان کیا گیا۔قادیان آنے والوں کے نام نوٹ کئے جاتے

اورخفیہ رپورٹس گورنمنٹ کوارسال کی جاتی تھیں ۔کیا خودکاشتہ پودا کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے؟

## حضرت بانی جماعت احمدیہ کی عیسائی مذہب پر یلغار

انگریز یہ خوب جانتا تھا کہ ہندوستان میں انگریز حکومت کا استحکام عیسائیت کی ترویج سے ہی ہوسکتا ہے اوراس کے لئے حکومت عیسائی پادریوں کے ساتھ بھرپور تعاون کررہی تھی ۔چنانچہ ہندوستان کے وائسرائے لارڈ لارنس نے کہا:۔

''کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کااس امر سے زیادہ موجب نہیں ہوسکتی کہ ہم عیسائیت کوہندوستان میں پھیلادیں''(لارڈلارنس لائف جلد۲ص۳۱۳)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کے ذریعہ استحکام عیسائیت کے خلاف قلمی جہاد کیا اوراپنی کتابوں اور مباحثوں میں ایسے مضبوط دلائل پیش کئے کہ اس مذہب کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔جس کا اعتراف جماعت احمدیہ کے مخالفین کوبھی کرنا پڑا۔چنانچہ مولوی نورمحمد صاحب نقشبندی چشتی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

''اس زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کراورحلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہوکر بڑا تلاطم برپا کیا۔حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد کھڑے ہو گئے اور اس کی جماعت سے کہا عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہوکر دفن ہو چکے ہیں جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادت مند ہوتو مجھے قبول کرلواس ترکیب سے لیفرائے کواس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک تمام پادریوں کو شکست دے دی''

(ترجمہ قرآن ازمولوی اشرف علی تھانوی دیباچہ ص۳۰۔ازمولوی نورمحمد نقشبندی اصح المطابع دہلی)

**اللھم صل علی محمد وعلی آل محمدوبارک وسلم انک حمید مجید**

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

# خودکاشتہ پوداکے الزام

# کی

# حقیقت

Reality of the allegation
was Ahmadiyyat
an Invention of the British
Language:- Urdū